OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v3.01(22)u1.1-9

نکاح میں تعیینِ عمر اور خیارِ بلوغ کی شرائط و ضوابط: فقہی و تقابلی مطالعہ

Principles and Conditions for the Determination of Age and Khyar-ul-Bulugh (option of puberty) in Marriage: A Jurisprudential Comparative Study

Ghulam Dastgeer Shaheen
Chief Research Officer, Research Department, Council of Islamic Ideology, Islamabad.
Email: gdshaheencii@gmail.com

Hafiz Ghulam Abbas
Assistant Professor, Department of Law, Bahria University, Islamabad.
Email: a.ghazi22@gmail.com

Khalid Hussain
Consultant Ombudsman Punjab.
Email: cooljurist@gmail.com

Received on: 02-01-2022 Accepted on: 02-02-2022

Abstract

Marriage is the first universal social institution and the gateway to establishing a new family institution. Marital life is a pivotal variable in the socio-economic development of society. Legal requirements for marriage differ from state to state. Muslim Family Laws declare the consent of the parties as essential for a valid marriage. The determination of age with the principle of *Khyar-ul-Bulugh* (option of puberty) is a debatable topic among Muslim scholars. Muslim countries, including Pakistan, enacted a law on it but missed the fundamental principle of *Khyar-ul-Bulugh*. It is critical to study both principles concurrently. This topic has no concrete determination in divine texts but pended on discretion. It requires a jurisprudential comparative course to understand its spirit. This paper investigates jurisprudential studies on the determination of age and the concept of option of puberty. It examines various interpretations having relevance to society. It denotes the principles and conditions against this concept. It, finally, makes certain recommendations to introduce effective legislation and amendments.

Keywords: Marriage, Determination of Age, Khyar-ul-Bulugh, Puberty.

تعارف

انسانی معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں خاندان کے ادارہ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔اسلام نے اس بنیادی ادارہ کے تحفظ کو شریعت کے بنیادی اہداف میں شامل کیا ہے۔اس ادارہ کی تشکیل میں نکاح اہم بنیاد رکھتا ہے لہذا اسلامی تعلیمات میں اس کے لئے خصوصی احکامات مندرج کئے گئے ہیں۔عائلی معاملات کی بابت اسلام نے اصولی نکات کی نشاندہی کی ہے جس میں رشتہء نکاح کی اہلیت، مناسب عمر، سماجی و معاشرتی کفو اور دیگر نکات شامل ہیں۔ مسلم فقہاء میں نکاح کی اہلیت میں تعیینِ عمر کی بابت اختلافی مباحث ملتی ہیں۔جدید اسلامی ممالک نے اپنے قوانین میں اس نکتہ پر تسوید وتدوین کی طرف اقدامات کئے ہیں۔ پاکستان میں بھی تعیینِ عمر کا قانون موجود ہے جس پر روایتی طبقہ علماء کو شدید تحفظات ہیں۔اس مطالعہ میں تعیینِ عمر اور خیار البلوغ کی شرائط وضوابط پر تفصیلی گفتگو کی جائے گی اور تعیینِ عمر کی بابت قوانین میں خیار البلوغ کے کلیدی کردار کی وضاحت کی جائے گی۔اس کے لئے قرآن وسنت اور فقہی ذخیرہ سے استفادہ کیا جائے گا۔امرِ واضح ہے کہ قرآن وسنت میں نکاح کے لئے عمر کی صراحتاً تعیین نہیں کی گئی ہے البتہ اصولی نکتہ کی نشاندہی کی گئی ہے کہ

وابتلوا اليتامى حتى إذا بلغوا النكاح فإن آنستم منهم رشدا فادفعوا إليهم أموالهم[1]

"اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو"

اس آیت میں یتیم کی بابت گفتگو میں یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ یتیم بلوغت سے قبل تک ہوتا ہے لہذا واضح ہے کہ کم سن عمر فرد کی بابت گفتگو کی جارہی ہے۔علاوہ ازیں فرمایا کہ تسلی کریں کہ جب وہ بالغ ہو جائیں تب ان کا مال ان کے سپرد کریں کیوں کہ ظاہر ہے کہ کم سنی کی عمر میں وہ اپنے قیمتی مال کو ضائع کر بیٹھیں گے۔ یہاں اصول واضح ہو گیا کہ کم سن افراد کے حقوق کی حفاظت معاشرے کی انفرادی واجتماعی ذمہ داری ہے۔جہاں مال کے تحفظ میں بلوغت کا انتظار کرنے کا حکم ہے ویسے ہی نکاح کے لئے بھی پختہ عمر ناگزیر ہے کیوں کہ اس بندھن سے جو حقوق وفرائض، زندگی، صحت اور دیگر امور براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔اس طرح حدیث نبوی ﷺ میں فرمایا کہ

لاتنكح الأيم حتى تستأمر، ولاتنكح البكر حتى تستأذن[2]

"شوہر دیدہ عورت (خواہ شوہر کا انتقال ہو گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو) کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے، اور نہ باکرہ کا بغیر اس کی اجازت کے"

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں نبی اکرم ﷺ نے خواتین سے اجازت کے بغیر نکاح کی ممانعت فرمائی ہے۔اس سے اصولی مؤقف کی بنیاد ملتی ہے کہ نکاح میں رضامندی ضروری امر ہے اور ولی و سرپرست یا دیگر کسی قسم کی مجبوری واکراہ شامل نہ ہو۔کم سن فرد اپنی رضامندی کے اظہار میں پختگی نہیں رکھتا لہذا ایسے افراد کے نکاح میں رضامندی کا عنصر مفقود ہو گا۔ناگزیر احوال میں نکاح کی صورت میں اسلام نے خیار البلوغ کا حق متعارف کروایا ہے جس کے تحت کم سن افراد بلوغت کی عمر حاصل کرنے پر چاہیں تو اپنے نکاح کو ختم کر سکتے ہیں۔کم سنی میں منعقد نکاح اصلا نکاح ہو گا یا بلوغت تک معلق ہو گا۔خیار البلوغ کن احوال میں حاصل ہوتا ہے اور اس کی کیا شرائط وضوابط ہیں۔اس کی نوعیت و حکم کے لئے فقہاء کرام کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ ضروری ہے جو حسب ذیل ہیں:-

فقہائے احناف اور خیار البلوغ کے ضوابط

فقہ حنفی کی رو سے والد یا دادا کی طرف سے نکاح میں اولاد کو خیارِ بلوغ حاصل نہیں ہوتا لیکن جب انہوں نے سوء اختیار سے کام لیا ہو اور اولاد کی مصلحت و خیر خواہی کو پس پشت ڈالا ہو تو ایسی صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوتا۔اس کی تصریح صاحب ِہدایہ نے یوں فرمائی ہے کہ

فان زوجها الأب أوالجد يعنى الصغير والصغيرة فلا خيار لها بعد بلوغها [3]

"اگر باپ یا دادا نے ان دونوں یعنی بچہ اور بچی کا نکاح کرایا تو ان دونوں کو بلوغ کے بعد خیار نہیں ہوگا"

علامہ ابن عابدین سوء اختیار کے بارے لکھتے ہیں کہ

لم يعرف منهما سوءالاختيار مجانةً وفسقاً (وإن عرف لا) يصح النكاح اتفاقاً [4]

"ان دونوں باپ/دادا کا سوءِ اختیار غفلت، طمع اور فسق کی صورت میں معروف نہ ہو، اگر سوءِ اختیار معروف ہو تو بالاتفاق نکاح صحیح نہیں ہوگا"

یہ بات واضح رہے کہ یہ سوء اختیار معروف و مشہور ہو یعنی ایسے عمل کا تحقق ہو چکا ہو تو سوء اختیار میں معروف ہونا قرار پائے گا جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ

والحاصل أن المانع هو كون الأب مشهورا بسوء الاختيار قبل العقد فإذا لم يكن مشهورا بذلك ثم زوج بنته من فاسق صح وإن تحقق بذلك أنه سيىء الاختيار واشتهر به عند الناس فلو زوج بنتا أخرى من فاسق لم يصح الثاني لأنه كان مشهورا بسوء الاختيار قبله بخلاف العقد الأول لعدم وجود المانع قبله -[5]

"حاصل کلام یہ ہے کہ نکاح کرانے سے مانع باپ کا عقد سے پہلے سوء اختیار میں مشہور ہونا ہے، چنانچہ اگر وہ عقد سے قبل اس طرح مشہور نہیں تھا اور اس نے اپنی بیٹی کی شادی کسی فاسق سے کر دی تو نکاح درست ہوگا۔اگرچہ اس عمل سے اس کا ''سيئى الاختيار'' ہونا متحقق ہو گیا ہے اور وہ لوگوں میں سوء اختیار کے ساتھ مشہور ہو گیا ہے۔ لہذا اگر اس نے دوسری بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کرایا تو یہ دوسرا نکاح درست نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس سے قبل سوء اختیار میں مشہور ہو چکا ہے۔ بر خلاف پہلے عقد کے کہ اس میں کوئی مانع نہیں ہے"۔

مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حالت مشتبہ نہ رہے کہ باپ نے یہ نکاح اپنی کسی غرض یا حماقت سے کیا ہے، لڑکی کے مصالح کو ملحوظ نہ رکھا۔جب یہ بات مشتبہ نہ رہے تو حکم یہی ہوگا کہ یہ نکاح نافذ ولازم نہیں ہے، اس جملہ "لم يعرف'' کی شرح جو درمختار اور تمام کتب فقہ میں متفقہ طور پر لکھی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ ''مجانةً و فسقاً'' یعنی باپ کا بیہودہ، بے پرواہ یا فاسق ہونا کھلا ہوا نہ ہو۔اس کا حاصل یہ ہے کہ جب واضح طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ باپ نے اس نکاح میں لڑکی کے مصالح پر نظر کیے بغیر کسی لالچ یا اپنے نفع کے لیے کر دیا ہے تو باپ کا سوا ختیار معروف اور غیر مشتبہ ہو گیا۔آپ نے علامہ شامی کی مذکورہ بالا تشریحی بحث کو محل نظر قرار دیا ہے۔[6]

فقہائے شوافع اور خیار البلوغ کا استعمال

فقہ شافعی کی روسے اگر باپ نے نابالغ کا نکاح کفوٗ میں اور صحیح تندرست عورت سے کرایا تو بلوغ کے بعد لڑکے کو خیار حاصل نہیں ہوگا اور اگر کسی عیب دار عورت سے نکاح کرایا تو اس صورت میں فقہائے شافعیہ کی دو روایتیں ہیں، ایک روایت کے مطابق نکاح درست ہوگا لیکن بچے کو بلوغ کے بعد خیار ہوگا جبکہ دوسری روایت کے مطابق نکاح ہی درست نہیں ہوگا اور اسی کو اصل مذہب قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر بچہ کا نکاح غیر کفوٗ میں کرایا ہو تو اس میں فقہائے شافعیہ کے دونوں قول ہیں ذایک قول کے مطابق نکاح درست ہوگا اور بچہ کو خیارِ بلوغ حاصل ہوگا، دوسرے قول کے مطابق نکاح ہی درست نہیں ہوگا جیسا کہ لکھا ہے کہ

وليس له أي الأب تزويج ابنه الصغير أمة----وكذا معيبة بعيب يثبت الخيار فلا يصح النكاح على المذهب لأنه خلاف الغبطة وفي قول يصح ويثبت له الخيار إذا بلغ- ويجوز تزويجه من لا يكافئه بباقي الخصال في الأصح لأن الرجل لا يتعير باستفراش من لا تكافئه نعم يثبت له الخيار إذا بلغ كما اقتضاه كلام الشارح والروضة-[7]

"باپ کے لیے اپنے نابالغ بچے کا نکاح باندی۔۔۔۔اور اسی طرح کسی ایسے عیب میں مبتلا عورت سے کرانا درست نہیں جس سے فرقت کا اختیار ثابت ہو جاتا ہو، اصل مذہب کے مطابق ایسا نکاح صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ نکاح رغبت اور شوق کے خلاف ہے اور ایک قول کے مطابق نکاح صحیح ہوگا اور بچہ کو بلوغ کے بعد خیار ہوگا۔ اور بچہ کا نکاح ایسی جگہ کرانا اَصح قول کے مطابق جائز ہے جو اس کے لیے کفوٗ نہیں ہے کیونکہ مرد ایسی عورت کو اپنا فراش بنانے کو معیوب نہیں سمجھتا، جو اس کی کفوٗنہ ہو ہاں البتہ اسے خیارِ بلوغ ہوگا جیسا کہ شارح اور روضۃ کے کلام کا تقاضا ہے"

فقہائے حنابلہ کا موٗقف

فقہ حنبلی کی روسے نابالغ کا نکاح باپ نے کرایا ہو تو بلوغ کے بعد اسے خیار حاصل نہیں ہوگا۔ البتہ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ کے ہاں لڑکے کو بلوغ کے بعد خیار حاصل ہوگا جیسا کہ منقول ہے کہ

ليس للابن الصغير إذا زوجه الأب خيار إذا بلغ على الصحيح من المذهب جزم به في الرعاية وغيرها وقدمه في الفروع وغيره- قال الزركشي هو ظاهر كلام الإمام أحمد رحمه الله والأصحاب- وظاهر كلام بن الجوزي أن له الخيار-[8]

"جب باپ نے اپنے نابالغ بچے کا نکاح کرایا تو صحیح مذہب کے مطابق اس کو بلوغ کے بعد خیار حاصل نہیں ہوگا۔ "رعایہ" اور دیگر کتب میں اسی پر جزم کا اظہار کیا ہے اور "فروغ" وغیرہ میں اسی کو پیش کیا گیا ہے۔ علامہ زرکشی نے کہا ہے کہ امام احمد اور ان کے اصحاب کے کلام کا ظاہر یہی ہے۔ لیکن علامہ ابن جوزی کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اسے خیارِ بلوغ حاصل ہوگا"

فقہائے مالکیہ اور خیار البلوغ

حضرات مالکیہ کی عبارات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ بچی یا بچہ کا نکاح اگر باپ یا باپ کی طرف سے مقرر کردہ کسی وصی وغیرہ نے کرایا ہو تو ان کو بلوغ کے بعد خیار حاصل نہیں ہوگا البتہ ایک اضافی بحث یہ ذکر کی ہے کہ باپ نے اگر نکاح میں کچھ شرائط مقرر کی ہوں تو ان کی پاسداری بچہ

یا بچی پر کب اور کن صورتوں میں لازم ہو گی؟ اسی طرح اگر بچہ کے پاس مال نہیں ہے تو بیوی کا مہر باپ کے ذمہ ہو گا یا بچہ کے؟۔ لیکن ساتھ یہ واضح کر دیا ہے کہ اگر نکاح بغیر شرائط کے ہو اور بچہ کی ملکیت میں مال ہو تو نکاح لازم ہے۔ بچہ کو بلوغ کے بعد خیار نہیں ہو گا جیسا کہ نقل ہے کہ

وإن أسلم ذمي وتحته كتابية بنى بها أم لا، ثبت على نكاحه، وبقيت له زوجة- وإن كانت صغيرة زوجها إياه أبوها، فهما (على) نكاحهما، ولا خيار لها إن بلغت-[9]

"اور اگر کوئی ذمی مسلمان ہو جائے اور اس کی بیوی اہلِ کتاب میں سے ہو، رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو اس کا نکاح برقرار رہے گا اور وہ بدستور اس کی زوجہ رہے گی۔ اور کسی نابالغ بچی کا نکاح اس کے والد نے کسی کتابی سے کرا دیا ہو تو ان کا نکاح برقرار رہے گا اور بلوغ کے بعد بچی کو خیار حاصل نہیں ہو گا"

ایک اور عبارت میں یوں مذکور ہے کہ

وعن ابن وهب أن الصغير يلزمه ما عقد عليه أبوه من الشروط دخل بها أم لا لأنه الناظر له . وقيل : لا تلزمه وإن دخل بعد بلوغه وعلمه ذكرهما ابن سلمون - ومفهوم قوله : على شروط أنه إذا زوجه بدونها لزمه النكاح ولا مقال له إن كان له مال-[10]

"علامہ ابن وہب سے مروی ہے کہ باپ نے بچے کے نکاح میں جو شرائط مقرر کی ہوں وہ اس پر لازم ہوں گی، دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، کیونکہ باپ ہی اس کا نگہبان ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بلوغ کے بعد بچے کو معلوم ہو جانے اور دخول کر لینے کے باوجود یہ شرائط لازم نہیں ہوں گی یہ دونوں قول ابن سلمون نے ذکر کئے ہیں۔ ماتن کے قول ''علی شروط'' کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جب باپ نے بغیر شرائط کے نکاح کرایا ہو اور اس کی ملکیت میں مال ہو تو نکاح لازم ہو گا اور بچہ کو کسی اعتراض کا حق نہیں ہو گا"

فقہائے جعفریہ کا مؤقف

فقہ جعفریہ کا مؤقف یہ ہے کہ باپ یا دادا کے کئے ہوئے نکاح میں بچہ یا بچی کو خیار بلوغ حاصل نہیں ہے بشرطیکہ ایسے نکاح میں کسی قسم کا مفسدہ ہو تو یہ نکاح فضولی شمار ہو گا اور بچے کے بالغ ہونے کے بعد اس کی اجازت پر موقوف ہو گا جیسا کہ مذکور ہے کہ

يشترط فی صحۃ تزويج الأب والجد و نفوذه عدم المفسدة وإلايكون العقد فضولياً كأجنبى يتوقف صحته على إجازة الصغير بعد البلوغ بل الأحوط مراعاة المصلحۃ-إذا وقع العقد من الأب أوالجد عن الصغير أوالصغيرة مع مراعاة ما يجب مراعاته، لاخيار لهما بعد بلوغهما بل هو لازم عليهما-[11]

"باپ یا دادا کی طرف سے منعقد نکاح اور اس کے نافذ ہونے میں شرط یہ ہے کہ اس میں مفسدہ نہ ہو ورنہ یہ عقد اجنبی فضولی کے عقد کی طرح ہو گا کہ نابالغ کے بالغ ہونے پر اس کی اجازت پر موقوف ہو گا بلکہ زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ مصلحت کی رعایت رکھی جائے۔ جب نابالغ یا نابالغہ کا نکاح باپ یا دادا نے تمام واجب مصلحتوں کی رعایت کرتے ہوئے کرا دیا تو بلوغت کے بعد ان دونوں (نابالغ/نابالغہ) کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہو گا بلکہ یہ نکاح ان دونوں کے لئے لازم ہو گا"

قاضی شریح اور امام طاؤس کی تحدید

قاضی شریح اور امام طاؤوس رحمهما الله کا مؤقف یہ ہے کہ باپ یا دادا نے بھی اگر اپنے نابالغ کا نکاح کرایا ہو تو بھی ان کو خیار بلوغ حاصل ہو گا جیسا کہ مروی ہے کہ

حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ , عَنْ زَمْعَةَ , عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ , عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الصَّغِيرَيْنِ ، قَالَ : هُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا شَبَّا.[12]

"ابن طاؤوس اپنے والد طاؤوس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نابالغ بچہ /بچی کی صورت میں ان دونوں کو خیار حاصل ہو گا جب وہ جوان ہوں گے"

حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ , عَنِ الْحَكَمِ , عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ، أَوِ ابْنَتَهُ فَالْخِيَارُ لَهُمَا إِذَا شَبَّا.[13]

"قاضی شریح سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب آدمی نے اپنے بیٹے/بیٹی کا نکاح کر دیا تو ان دونوں کو جوان ہونے کے بعد خیار حاصل ہو گا"

خیار البلوغ کے اصول پر ملخص نکات

1. باپ کی صورت میں جمہور ائمہ کا اتفاق ہے کہ اس کے کئے ہوئے نکاح میں بچہ /بچی کو خیار بلوغ حاصل نہیں ہو گا۔اِلَّا یہ کہ اس نے سوء اختیار سے کام لیا ہو۔
2. دادا کے کئے ہوئے نکاح کا حکم حنفیہ، جعفریہ اور بچی کی صورت میں شافعیہ کے ہاں باپ والا ہے کہ بچہ /بچی کو خیار بلوغ نہیں ہو گا۔
3. مالکیہ کے ہاں باپ کی طرف سے مقرر کردہ شخص اور وصی کا حکم بھی باپ کی طرح ہے۔
4. قاضی شریح، امام طاؤوس اور علامہ ابن الجوزی کے ہاں باپ کے کئے ہوئے نکاح میں بھی بچہ /بچی کو خیار بلوغ حاصل ہو گا۔

مختلف فقہاء اقوال اور عبارات معزز ارکان کونسل کے غور وخوض کے لئے پیش خدمت ہیں۔

نکاح میں تعیینِ عمر اور خیارِ بلوغ: اسلامی نظریاتی کونسل

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے 194 ویں اجلاس میں مذکورہ بالا نوعیت کے مسئلہ پر غور وفکر کرتے ہوئے قرار دیا کہ

"شرعی طور پر نابالغ بچوں کے نکاح میں کوئی قباحت نہیں، البتہ قبل از بلوغ رخصتی مفاسد سے خالی نہیں ہوتی اس لئے رخصتی پر قانونی پابندی عائد کرنا ضروری ہے اور اس کی خلاف ورزی پر سزا عائد کرنا بھی ضروری ہے۔ علاوہ ازیں ایسی کوئی روایت یا قول تلاش کیا جائے جس میں باپ یا دادا کے کئے ہوئے نکاح میں بھی بچہ یا بچی کو خیار بلوغ حاصل ہو، اور آئندہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے"[14]

تعیینِ عمر کا قانون اور غیر مسلم شہری

مسلم ریاست میں غیر مسلم اپنے مذہب کی پیروی میں آزاد ہوتے ہیں، پاکستان کے آئین کے مطابق بھی ان کو یہ اختیار اور آزادی حاصل ہے جیسا کہ منقول ہے کہ

وههنا ثلاثة اصول الاول ان كل نكاح صحيح بين المسلمين فهو صحيح اذا تحقق بين اهل الكفر، الثانى ان كل نكاح

حرم بین المسلمین لفقد شرط کالنکاح بغیر شهود او فی العدة من الکافر یجوز فی حقهم اذا عتقدوه، وعند ابی حنیفة ویقران علیه بعد الاسلام، الثالث ان کل نکاح حرّم لحرمة المحل کنکاح المحارم، أختلف فیه علی قوله قال مشایخنا یقع جائزاً وقال مشایخ العراق یقع فاسداً۔[15]

"یہاں تین اصول ہیں، پہلا اصول یہ ہے کہ ہر وہ نکاح جو مسلمانوں کے مابین درست ہے وہ اگر کفار کے مابین ہو تو درست ہے، دوسرا اصول یہ ہے کہ ہر وہ نکاح جو مسلمانوں کے مابین کسی شرط کے نہ ہونے کی وجہ سے حرام ہو جیسا کہ بغیر گواہوں کے نکاح یا کسی کافر کی عدت میں نکاح تو اگر ان کے اعتقاد میں درست ہو تو شرعاً بھی درست ہے اور امام ابو حنیفہ کے ہاں اسلام قبول کر لینے کے بعد وہ اس پر برقرار رکھے جائیں گے، تیسرا اصول یہ ہے کہ ہر وہ نکاح جو محل کی حرمت کی وجہ سے حرام ہو جیسا کہ محرم رشتہ داروں سے نکاح تو اس میں اختلاف ہے۔ امام صاحب کے قول کے مطابق ہمارے مشائخ کہتے ہیں کہ جائز ہے لیکن مشائخ عراق کے ہاں فاسد ہے"

ان تین اصولوں کی روشنی میں یہی معلوم ہوتا ہے غیر مسلموں کے مذہب کے مطابق نکاح یا طلاق کا جو معاملہ ہو، وہ جائز ہے۔

نتائج وسفارشات

فقہاء نے نکاح کی اہمیت و تقدس کے پیش نظر اس کے احکامات پر گہری نظر رکھی ہے۔ اس کی اہلیت میں تعیینِ عمر کے لئے خیار البلوغ پر اصولی فہم ناگزیر عمل ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ اسلام نے نکاح کے لئے عمر کی صراحتاً کوئی تعیین نہیں کی لیکن اس کی اہمیت وافادیت کے تناظر میں عمر کی پختگی کا حصول لازمی قرار دیا ہے۔ کم سنی کی شادی کی اجازت صرف ناگزیر احوال میں دی ہے لیکن ساتھ ہی خیار البلوغ کا اصول بھی متعارف کروایا ہے۔ فقہاء اسلام نے اس کی علت وفورِ شفقت بیان کی ہے، لہذا جہاں شفقت معدوم ہو گی وہاں صغار کو خیارِ بلوغ حاصل ہو گا اور جہاں یہ اقدام مشقت پر مبنی ہو گا وہاں خیارِ بلوغ حاصل نہیں ہو گا۔ مختصراً یہ کہ احناف کے نزدیک شفقت کی صورت میں صغار کو خیارِ بلوغ حاصل نہیں ہو گا اور عدم شفقت یا سوءِ اختیار کی صورت میں صغار کو خیارِ بلوغ حاصل ہو گا۔ تمام فقہاء کرام کے نزدیک باپ یا دادا کا کیا ہوا نکاح منوط بشرط المصلحۃ ہے جب کہ سوءِ اختیار کے صورت میں جیسا کہ آج کل ونیؒ اور سورۃ وغیرہ کا رواج ہے بعد از بلوغ بچی کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ علاوہ ازیں امام احمد بن علی الرازی الجصاصؒ صاحب احکام القرآن نے جلد ۲ میں امام ابو حنیفہؒ کے ہم عصر ابن شبرمہؒ (جو ایک فقیہ اکبر ہیں) اور قاضی ابو بکر الاصمؒ کے حوالے سے فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک اگر نابالغ کا نکاح آباء بھی کریں تو ناجائز ہے کیوں کہ ان کے نزدیک نابالغ کا نکاح درست نہیں۔[16] عصرِ حاضر میں کم سنی کی شادی کا اقدام تزویج طمع، لالچ اور ظلم پر مبنی ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے بوڑھے جوان لڑکی سے نکاح کے شوق میں اور کچھ لوگ مال کے لالچ میں اور کچھ لوگ جو اہار کر اور بعض لوگ الزامِ قتل، مقدمہ بازی سے جان چھڑانے کے لیے اور بعض ظالم باپ قرضے اور تاوان کے عوض اپنی کمسن بیٹیوں کو ظلم کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ نکاح کا یہ اقدام بلاشبہ سراسر ظلم و ناانصافی ہے جس کا سدباب از حد ضروری ہے۔

لہذا ریاست مصلحتِ عامہ کے پیشِ نظر تعیینِ عمر کا نہ صرف اختیار رکھتی ہے بلکہ حالیہ واقعات کی روک تھام کے لئے فریضہ کی حیثیت رکھتی

ہے لیکن تعیینِ عمر کے ساتھ ساتھ خیار البلوغ کو بھی قانونی مسودہ میں شامل کیا جائے۔ بلاشبہ استثنائی احوال میں تعین کردہ عمر سے قبل نکاح شرعا جائز امر ہے مگر دورِ حاضر کی مادیت پسندی سے کئی مفاسد کا باعث بن رہا ہے۔ بسا اوقات بچپن کے نکاح میں آگے چل کر لڑکا بد چلن یا جاہل، نکما جبکہ لڑکی نیک اطوار اور تعلیم یافتہ ثابت ہوتی ہے اور والدین اپنے کیے پر پشیمان ہوتے ہیں اب اگر بچی کو رخصت کرتے ہیں تو نکاح کے مقاصد حاصل نہیں ہوتے اور اگر انکار کرتے ہیں تو دوسرا فریق دشمنی پر اتر آتا ہے لہذا دریں حالات درج ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں کہ ظلم پر مبنی رسوم کے تدارک کے لئے درج ذیل اقدامات کئے جاسکتے ہیں:

1. سوءالاختیار وغیرہ کی صورت واضح نظر آنے پر عدم انعقادا لنکاح کا حکم لگایا جائے۔
2. بچوں کے نکاح کی حوصلہ شکنی کی جائے کیوں کہ اس سے بہت سے مفاسد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ بعض صورتیں ایسی بھی پیدا ہو جاتی ہیں کہ بعد از بلوغ شوہر اس کو نہ طلاق دیتا ہے، نہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ فتذ روھا کالمعلقۃ جیسی صورتحال پیدا ہو جاتی ہے بالخصوص جب جرمانہ کے طور پر بچیاں بیاہی جائیں تو اس صورت میں تو عدم انعقاد نکاح کا فیصلہ ہی مفید ہو سکتا ہے۔
3. اسلامی نظریاتی کونسل کو عوامی سطح پر صراحتا کم سنی کے نکاح کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے اور بچپن کے نکاح کے مفاسد پر نظر رکھتے ہوئے اس کی تحدید کی سفارش کرنی چاہیے۔
4. وسیع تر معاشی مفاد کے تناظر میں عرف کی مطابقت سے عمر کی تعیین کی جائے اور اس میں استثنائی احوال کی گنجائش متعارف کروائی جائے۔
5. تعیینِ عمر کے قانون کی تنفیذ کے لئے حوصلہ افزائی اور ترغیب کی حکمت عملی اختیار کی جائے نہ کہ سخت سزاؤں سے عوامی استحصال کیا جائے۔
6. عوامی سطح پر پختہ عمر کی شادی کی بابت شعور پیدا کیا جائے اور باقاعدہ تعلیم و تعلم کا حصہ بنایا جائے۔

حوالہ جات

1. قرآن، 176:4
2. ابن دقیق، محمد بن علی بن وھب، احکام الاحکام شرح عمدۃ الأحکام (قاہرہ: مطبع السنۃ المحمدیۃ) 561
3. مرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر، ہدایہ، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)، 1/198
4. ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، رد المحتار علی الدر المختار، (بیروت: دار الفکر)، 3/66
5. ایضا۔ ٣/٦٧
6. شفیع، مفتی محمد، جواہر الفقہ، (کراچی: مکتبہ دار العلوم کراچی)، 4/414
7. رملی، شمس الدین محمد بن ابی عباس، نھایۃ المحتاج الی شرح المنھاج، (بیروت: دار الفکر)، 6/261
8. مرداوی، علی بن سلیمان، الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف علی مذھب الامام أحمد بن حنبل، (بیروت: بیروت دار الکتب العلمیہ)، 8/41

9. قیروانی، خلف بن أبي القاسم محمد الأزدي، التهذیب في اختصار المدونة، (دبي: دار البحوث للدراسات الإسلامیة وإحیاء التراث)، 1/346
10. تسولی، علي بن عبد السلام بن علي، البهجة في شرح التحفة، (بیروت: دار الکتب العلمیہ) 1/408
11. خمینی، سید روح اللہ، تحریر الوسیلۃ، (تہران: موسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینی)، 3/454
12. ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن إبراھیم، مصنف ابن أبي شیبة، (قاہرہ: دار الکتب المصریہ)، ح16255، 4/140
13. ایضاً۔ 4/141
14. اسلامی نظریاتی کونسل، اجلاس نمبر ۱۹۴
15. ابن نجیم، زین الدین بن إبراھیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، (بیروت: دار المعرفہ)، 3/222
16. جصاص، امام احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، 2/52

---

[1] قرآن، 176:4

[2] ابن دقیق، محمد بن علي بن وھب، إحکام الإحکام شرح عمدۃ الأحکام (قاہرہ: مطبع السنۃ المحمدیۃ) 561

[3] مرغینانی، ابوالحسن علی بن ابی بکر، ہدایہ، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)، 1/198

[4] ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، رد المحتار علی الدر المختار، (بیروت: دار الفکر)، 3/66

[5] ایضاً۔ ۳/۶۷

[6] شفیع، مفتی محمد، جواہر الفقہ، (کراچی: مکتبہ دار العلوم کراچی)، 4/414

[7] رملی، شمس الدین محمد بن ابی عباس، نھایۃ المحتاج إلی شرح المنھاج، (بیروت: دار الفکر)، 6/261

[8] مرداوی، علي بن سلیمان، الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف علی مذھب الإمام أحمد بن حنبل، (بیروت: بیروت دار الکتب العلمیہ)، 8/41

[9] قیروانی، خلف بن أبي القاسم محمد الأزدي، التهذیب في اختصار المدونة، (دبي: دار البحوث للدراسات الإسلامیة وإحیاء التراث)، 1/346

[10] تسولی، علي بن عبد السلام بن علي، البهجة في شرح التحفة، (بیروت: دار الکتب العلمیہ) 1/408

[11] خمینی، سید روح اللہ، تحریر الوسیلۃ، (تہران: موسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینی)، 3/454

[12] ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن إبراھیم، مصنف ابن أبي شیبة، (قاہرہ: دار الکتب المصریہ)، ح16255، 4/140

[13] ایضاً۔ 4/141

[14] اسلامی نظریاتی کونسل، اجلاس نمبر (۱۹۴)

[15] ابن نجیم، زین الدین بن إبراھیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، (بیروت: دار المعرفہ)، 3/222

[16] جصاص، امام احمد بن علی الرازی، احکام القرآن، (بیروت: دار الکتب العلمیہ)، 2/52

References

1. The Qur'an, 176:4
2. Ibn Dakiq, Muhammad ibn 'Ali ibn Wahb, Ihkam al-Ihkam, Sharh Ummat al-Ahkam (Cairo: Al-Sunnah al-Muhammadiyyah) 561

3. Murghinani, Abu l-Hasan 'Ali ibn Abi Bakr, Hadiyah, (Lahore: Maktaba Rahmania), 198/1
4. Ibn Abidin, Muhammad 'Amin ibn 'Umar b. 'Abd al-'Azeez, Radd al-Muhtar ala al-Dar al-Mukhtar, Beirut: Dar al-Fikr, 66/3
5. Ibid. 67/3
6. Shafi, Mufti Muhammad, Jawahir-ul-Fiqh (Karachi: Maktaba Darul Uloom Karachi), 414/4
7. Ramli, Shams al-Din Muhammad ibn Abi Abbas, Nahyat al-Muhtaaz al-Sharh al-Minhaj, (Beirut: Dar-ul-Fikr), 261/6
8. Mardawi, 'Ali b. Sulaiman, al-Insaaf fi Marifat al-Rajah min al-Khilafah 'Ali dharm al-Imam Ahmad ibn Hanbal (Beirut: Beirut, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah), 41/8
9. Al-Qayrwani, Khalaf ibn Abi al-Qasim Muhammad al-Azdi, al-Tahajjib fi Akhtasar al-Madunah, (Dar al-Bahooth al-Darasat al-Islamiyyah wa Ihya al-Tarath), 346/1
10. Al-Tsuli, 'Ali b. 'Abd al-Salam b. 'Ali, al-Bahja fi Sharh al-Tahafa, Beirut: Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, 408/1
11. Khomeini, Sayyid Ruhollah, Tahrir al-Wasila, (Tehran: Musasa Organization and Shar'ar-Imam Khomeini), 454/3
12. Abi Shaybah, 'Abd Allah b. Muhammad b. Ibrahim, by Ibn Abi Shayba, (Cairo: Dar-ul-Kutub al-Misriyyah), h. 16255, 140/4
13. Ibid. 141/4
14. Islamic Ideological Council,Majlis No. (194)
15. Ibn Najim, Zayn al-Din ibn Ibrahim ibn Muhammad, al-Bahr al-Raiq sharh Kanz al-Daqaiq , (Beirut: Dar al-Ma'rafa), 222/3
16. Jassas, Imam Ahmad bin Ali al-Razi, Ahkam al-Qur'an, (Beirut: Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah), 52/2